معارف نبوی

جاوید احمد غامدی

ترجمہ و تحقیق: ڈاکٹر محمد عامر گزدر

عذاب قبر

(۳)

— ۱۳ —

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:[1] «إِنَّ الْمَيِّتَ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ، فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ، قَالُوا: اخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ، كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ، وَاخْرُجِي حَمِيدَةً، وَأَبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ، وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ. فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتَّى تَخْرُجَ، ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ، فَيُسْتَفْتَحُ لَهُ، فَيُقَالُ: مَنْ هٰذَا؟ فَيُقَالُ: فُلَانٌ، فَيُقَالُ: مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ، ادْخُلِي حَمِيدَةً، وَأَبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ، فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتَّى يُنْتَهَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ. فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ السَّوْءُ، قَالُوا: اخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ، كَانَتْ فِي

الْجَسَدِ الْخَبِيثِ، اخْرُجِي مِنْهُ ذَمِيمَةً، وَأَبْشِرِي بِحَمِيمٍ وَغَسَّاقٍ، ﴿وَآخَرُ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ﴾. فَمَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتَّى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيُسْتَفْتَحُ لَهَا، فَيُقَالُ: مَنْ هٰذَا؟ فَيُقَالُ: فُلَانٌ، فَيُقَالُ: لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيثَةِ، كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ، ارْجِعِي ذَمِيمَةً، فَإِنَّهُ لَا يُفْتَحُ لَكِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ. فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَاءِ، ثُمَّ تَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ[2]. فَيُجْلَسُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ، فَيُقَالُ لَهُ ... » وَيَرُدُّ مِثْلَ مَا فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ، سَوَاءً، «وَيَجْلِسُ الرَّجُلُ السُّوءُ، فَيُقَالُ لَهُ ... » وَيَرُدُّ مِثْلَ مَا فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ سَوَاءً.

---

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اِنھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت کے وقت آدمی کے پاس فرشتے آتے ہیں۔ اگر وہ نیک ہو تو اُس سے کہتے ہیں: اے پاکیزہ نفس، جو پاکیزہ جسم میں رہا، قابل ستایش حال میں باہر آجا اور راحت و سرور کی اور اُس رب (سے ملاقات) کی خوش خبری قبول کر، جو تجھ سے ناراض نہیں ہے۔ پھر اُس سے یہ بات بار بار کہی جاتی ہے، یہاں تک کہ وہ باہر آجاتا ہے۔ پھر اُس کو آسمان پر لے جایا جاتا ہے، اُس کے لیے دروازہ کھٹکھٹایا جاتا ہے، پھر آواز آتی ہے، یہ کون ہے؟ جواب دیا جاتا ہے: فلاں۔ پھر (آسمان والوں کی طرف سے) کہا جاتا ہے: اِس پاکیزہ نفس کو، جو پاکیزہ جسم میں رہا، خوش آمدید۔ قابل تعریف ہو کر داخل ہو جاؤ اور راحت و سرور کی اور اُس رب سے ملاقات کی خوش خبری قبول کرو، جو تم سے ناراض نہیں ہے۔ یہی بات اُس سے ہر آسمان میں کہی جاتی ہے، یہاں تک کہ اُس کو اُس آسمان پر لے جایا جاتا ہے، جہاں خود اللہ تعالیٰ کی ہستی موجود ہے[1]۔ (فرمایا): اور آدمی اگر گناہ گار ہو تو فرشتے کہتے ہیں کہ اے ناپاک نفس، جو ناپاک جسم میں رہا، قابل مذمت ہو کر جسم سے نکل۔ کھولتے ہوئے پانی اور کانٹے دار کھانے کی خوش خبری قبول کر اور اِسی طرح دوسرے ہر قسم کے عذاب کی بھی۔ اِس نفس سے یہ بات بار بار

کہی جاتی ہے، یہاں تک کہ روح نکل جاتی ہے۔ پھر اِس کو آسمانوں کی طرف لے جایا جاتا ہے، اِس کے لیے (آسمان کا) دروازہ کھٹکھٹایا جاتا ہے۔ پوچھا جاتا ہے: کون؟ بتایا جاتا ہے کہ فلاں ہے۔ پھر وہاں سے جواب آتا ہے کہ اِس ناپاک نفس کے لیے، جو ناپاک جسم میں رہا، کوئی خوش آمدید نہیں ہے۔ اِسی حال میں قابل مذمت واپس چلے جاؤ، اِس لیے کہ تیرے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ چنانچہ اُس کو آسمان سے واپس بھیج دیا جاتا ہے، جس کے بعد وہ قبر میں چلا جاتا ہے۔[2] پھر نیک وبد، دونوں قسم کے لوگوں کو قبر میں بٹھایا جانا اور اُن کے ساتھ قبر میں سوال وجواب کا جو معاملہ ہوتا ہے، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اِس روایت میں بالکل اُسی طرح نقل ہوا ہے، جس طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں مذکور ہے۔[3]

۱۔ یعنی جہاں عرش الٰہی ہے۔ یہاں یہ ملحوظ رہے کہ اپنے اوپر جس آسمان کو ہم دیکھتے ہیں، یہ اُن سات میں سے ایک ہے، جن کا ذکر قرآن میں ہوا ہے اور یہی ہمارے لیے وہ پوری کائنات ہے، جس سے ہم واقف ہیں۔ باقی چھ ہماری حد علم سے ماورا ہیں۔

۲۔ یہاں بھی 'قبر' کا لفظ اُسی مفہوم میں استعمال ہوا ہے، جس کی وضاحت ہم پیچھے کرتے آ رہے ہیں کہ اِس سے مراد اِسی زمین میں وہ جگہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اُن سب نفوس کو رکھنے کا اہتمام کیا ہے، جنھیں ملائکہ موت کے وقت انسان کے اِس مادی جسم سے الگ کر کے اپنی تحویل میں لے لیتے ہیں۔ اِس سے آگے کا جملہ بتا رہا ہے کہ بدوں کی طرح نیک لوگ بھی ملاء اعلیٰ میں حاضری کے بعد اِسی طرح قبروں میں لوٹا دیے جاتے ہیں۔ یہ حاضری بھی، ظاہر ہے کہ انسان کی اصل شخصیت ہی کی ہوتی ہے۔

۳۔ یہ حدیث، رقم ۵ کا حوالہ ہے۔ جو سوال وجواب وہاں نقل ہوئے ہیں، وہی یہاں بھی منقول ہیں۔ چنانچہ صاف واضح ہے کہ یہ بھی اُنھی لوگوں کا ذکر ہے، جن کے احوال پیچھے سیدہ کی روایت میں گزر چکے ہیں۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۲۵۰۹۰ سے لیا گیا ہے۔ تعبیر کے معمولی تفاوت کے ساتھ اِس کے

باقی طرق جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۸۷۶۹۔ صحیح مسلم، رقم ۲۸۷۲۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۴۲۶۲۔ السنۃ، عبد اللہ بن احمد، رقم ۱۴۴۹۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۱۳۷۸۔ التوحید، ابن خزیمہ، رقم ۱۷۶۔ الشریعۃ، آجری، رقم ۹۲۳۔ الایمان، ابن مندہ، رقم ۱۰۶۸۔ اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ۳۵۔

۲۔ بعض طرق، مثلاً السنۃ، عبد اللہ بن احمد، رقم ۱۴۴۹ میں یہاں 'تَصِیرُ إِلَی الْقَبْرِ' کے بجائے 'یَصِیرَانِ إِلَی الْقَبْرِ' کے الفاظ آئے ہیں، جن کا مفہوم یہ ہے کہ نیک و بد، دونوں طرح کے نفوس قبروں میں چلے جاتے ہیں۔

— ۱۴ —

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:[۱] «إِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيرَةٍ بَيْضَاءَ فَيَقُولُونَ: اخْرُجِي رَاضِيَةً مَرْضِيًّا عَنْكِ إِلَى رَوْحِ اللهِ، وَرَيْحَانٍ، وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ، فَتَخْرُجُ كَأَطْيَبِ رِيحِ الْمِسْكِ، حَتَّى أَنَّهُ لَيُنَاوِلُهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا [يَشُمُّونَهُ[۲]]، حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ بَابَ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ: مَا أَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيحَ الَّتِي جَاءَتْكُمْ مِنَ الْأَرْضِ، فَيَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِغَائِبِهِ يَقْدَمُ عَلَيْهِ، فَيَسْأَلُونَهُ: مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ فَيَقُولُونَ: دَعُوهُ فَإِنَّهُ كَانَ فِي غَمِّ الدُّنْيَا، فَإِذَا قَالَ: أَمَا أَتَاكُمْ؟ قَالُوا: ذُهِبَ بِهِ إِلَى أُمِّهِ الْهَاوِيَةِ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا احْتُضِرَ أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُولُونَ: اخْرُجِي سَاخِطَةً مَسْخُوطًا عَلَيْكِ إِلَى عَذَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَتَخْرُجُ كَأَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ، حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ بَابَ الْأَرْضِ، فَيَقُولُونَ: مَا أَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيحَ حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْكُفَّارِ».

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بندۂ مومن کی وفات کا وقت قریب ہوتا ہے تو رحمت کے فرشتے اُس کے پاس ایک سفید ریشمی کپڑا لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (اے مطمئن نفس،) اللہ کی عطا کردہ راحت اور سرور کی طرف اور اپنے پروردگار کی طرف، جو تجھ سے خوش ہے، باہر نکل آ، اِس حال میں کہ تو اُس سے راضی ہے اور وہ تجھ سے راضی۔ چنانچہ وہ روح مشک کی عمدہ ترین خوشبو کی طرح جسم سے نکلتی ہے اور فرشتے اُس کی یہ خوشبو سونگھتے، اُس کو ایک دوسرے کے ہاتھوں میں تھماتے ہوئے آسمان کے دروازے پر لے جا کر کہتے ہیں: (دیکھیے)، یہ کس قدر عمدہ خوشبو ہے جو زمین سے تمھارے پاس آئی ہے۔ پھر اُس کو مومنین کی روحوں کے پاس لاتے ہیں[1] جو اُس کی آمد سے ایسی مسرت محسوس کرتی ہیں جو تمھیں اپنے کسی بچھڑے ہوئے شخص کی ملاقات سے بھی نہیں ہوتی۔ پھر وہ ارواح اُس سے دنیا کے حالات پوچھتی ہیں کہ فلاں آدمی نے کیا کیا اور فلاں نے کیا کیا؟ پھر وہ کہتی ہیں کہ ابھی اِسے آرام کرنے دو، اِس لیے کہ یہ دنیا کے غموں میں تھا۔ جب یہ روح اُن سے پوچھتی ہے کہ فلاں شخص مرنے کے بعد کیا تمھارے پاس نہیں آیا، تو اِس پر وہ روحیں کہتی ہیں: اُس کو تو اُس کی گہری کھائی کے ٹھکانے، (یعنی جہنم) میں لے جایا گیا ہے۔ (فرمایا): اور جب کافر کی موت کا وقت آتا ہے تو عذاب کے فرشتے ایک ٹاٹ کا کپڑا لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (اے نفس)، تو اللہ کے عذاب کی طرف باہر نکل آ، اِس حال میں کہ تو بھی ناراض اور وہ بھی تجھ پر ناراض۔ چنانچہ وہ روح سڑے ہوئے مردار کی بدبو کی طرح (جسم سے) باہر نکلتی ہے اور فرشتے اُس کو زمین کے دروازے[2] پر لا کر کہتے ہیں: یہ کیسی بری بو ہے، پھر اُس کو کفار کی روحوں میں لے جاتے ہیں۔

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.org

۱۔ یہ اُس وقت ہوتا ہے، جب روحیں زمین پر اپنے مستقر میں واپس آ جاتی ہیں۔ راوی نے یہاں بعض مراحل حذف کر دیے ہیں۔ چنانچہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ آسمان ہی پر پیش آ جاتا ہے۔ آگے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی مفصل روایت سے ہماری یہ بات مزید واضح ہو جائے گی۔

۲۔ یعنی جہاں سے زمین کا مدار شروع ہوتا ہے۔ زمین اور آسمان کے دروازوں سے اِن روایتوں میں غالباً یہی مراد ہے۔

متن کے حواشی

۱۔اِس روایت کا متن اصلاً السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۱۸۳۳ سے لیا گیا ہے۔اِس کے متابعات اِن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: مسند طیالسی، رقم ۲۵۱۱۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۹۷۲، ۱۱۹۲۴، ۱۱۹۲۶، ۱۱۹۲۷۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۰۱۳، ۳۰۱۴۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۷۴۲۔

۲۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۰۱۴۔

— ۱۵ —

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ[۱]: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ [ابراہیم ۱۴:۲۷] قَالَ: «نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ، فَيُقَالُ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللّٰهُ، وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ﴾» [ابراہیم ۱۴:۲۷].

براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ’﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾‘، ”ایمان والوں کو اللہ محکم بات سے ثبات عطا فرمائے گا“ (ابراہیم ۱۴:۲۷) قبر کے عذاب کے بارے میں نازل ہوا ہے۔اِس لیے کہ مرنے والے سے (قبر میں) کہا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد ہیں۔یہی بات ہے جو اللہ تعالیٰ کے فرمان: ’﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ﴾‘، ”ایمان والوں کو اللہ محکم بات سے دنیا اور آخرت، (دونوں) کی زندگی میں ثبات عطا فرمائے گا“ (ابراہیم ۱۴:۲۷) میں بیان ہوئی ہے۔[۱]

۱۔ قرآن میں 'فِی الْاٰخِرَۃِ' کے الفاظ ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اگر فرمائی ہے تو غالباً اِس پہلو سے فرمائی ہے کہ مرنے والوں کے لیے برزخ گویا آخرت ہی کی تمہید ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۲۸۷۱ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے متابعات جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: مسند طیالسی، رقم ۷۸۱۔ مسند احمد، رقم ۱۸۴۸۲، ۱۸۵۷۵۔ صحیح بخاری، رقم ۱۳۶۹، ۴۶۹۹۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۴۲۶۹۔ سنن ابی داؤد، رقم ۴۷۵۰۔ سنن ترمذی، رقم ۳۱۲۰۔ السنۃ، عبد اللہ بن احمد، رقم ۱۴۳۷، ۱۴۵۱۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۲۰۵۷۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۲۱۹۵، ۱۱۲۰۰۔ مسند رویانی، رقم ۳۹۴۔ صحیح ابن حبان، رقم ۲۰۶، ۶۳۲۴۔ الایمان، ابن مندہ، رقم ۱۶۶، ۱۰۶۲۔ شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ، لالکائی، رقم ۲۱۲۱، ۲۱۲۲۔ اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ۱، ۲، ۴، ۸۔

—۱۶—

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَيْضًا، قَالَ[۱]: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ، وَلَمَّا يُلْحَدْ [لَهُ[۲]]، فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ، كَأَنَّ عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرَ، [فَجَعَلَ يَرْفَعُ بَصَرَهُ وَيَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ وَيَخْفِضُ بَصَرَهُ وَيَنْظُرُ إِلَى الْأَرْضِ،[۳]] وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: «اسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ، أَوْ ثَلَاثًا»، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ، نَزَلَ إِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ مِنَ السَّمَاءِ بِيضُ الْوُجُوهِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الشَّمْسُ، مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ أَكْفَانِ الْجَنَّةِ، وَحَنُوطٌ مِنْ حَنُوطِ الْجَنَّةِ، حَتَّى يَجْلِسُوا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ،

ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَيَقُولُ: أَيَّتُهَا النَّفْسُ [الْمُطْمَئِنَّةُ[٤]] الطَّيِّبَةُ، اخْرُجِي إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ». قَالَ: «فَتَخْرُجُ تَسِيلُ كَمَا تَسِيلُ الْقَطْرَةُ مِنْ فِي السِّقَاءِ، فَيَأْخُذُهَا، فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَأْخُذُوهَا، فَيَجْعَلُوهَا فِي ذٰلِكَ الْكَفَنِ، وَفِي ذٰلِكَ الْحَنُوطِ، وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ» قَالَ: «فَيَصْعَدُونَ بِهَا، فَلَا يَمُرُّونَ، يَعْنِي بِهَا، عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، إِلَّا قَالُوا: مَا هٰذَا الرُّوحُ الطَّيِّبُ؟ فَيَقُولُونَ: فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، بِأَحْسَنِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانُوا يُسَمُّونَهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا، حَتَّى يَنْتَهُوا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَسْتَفْتِحُونَ لَهُ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهُ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي تَلِيهَا، حَتَّى يُنْتَهَى بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي عِلِّيِّينَ، وَأَعِيدُوهُ إِلَى الْأَرْضِ، فَإِنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ، وَفِيهَا أُعِيدُهُمْ، وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرَى». قَالَ: «[فَيُرَدُّ إِلَى الْأَرْضِ،[٥]] فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ، فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ، فَيُجْلِسَانِهِ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللّٰهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: دِينِيَ الْإِسلَامُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، [فَيَقُولَانِ: وَمَا يُدْرِيكَ؟ فَيَقُولُ: جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّنَا فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُهُ،[٦]] فَيَقُولَانِ: لَهُ: وَمَا عِلْمُكَ؟ فَيَقُولُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ، فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ،» [قَالَ: «وَذٰلِكَ قَوْلُهُ

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

عَزَّ وَجَلَّ: ﴿**يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ**﴾» [ابراہیم ۱۴: ۲۷]» قَالَ[7]: «فَيُنَادِي مُنَادٍ فِي السَّمَاءِ: أَنْ صَدَقَ عَبْدِي، فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ». قَالَ: «فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا، وَطِيبِهَا، وَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ». قَالَ: «وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ، حَسَنُ الثِّيَابِ، طَيِّبُ الرِّيحِ، فَيَقُولُ [لَهُ[8]]: أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُرُّكَ، هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ، فَيَقُولُ لَهُ: مَنْ أَنْتَ [يَرْحَمُكَ اللّٰهُ[9]]؟ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالْخَيْرِ، فَيَقُولُ: أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ، [فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُكَ إِلَّا كُنْتَ سَرِيعًا فِي طَاعَةِ اللّٰهِ بَطِيئًا عَنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا[10]] فَيَقُولُ: رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ [ثَلَاثًا،[11]] حَتَّى أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي، وَمَالِي». قَالَ: «وَإِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ[12] إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ، نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ سُودُ الْوُجُوهِ، مَعَهُمُ الْمُسُوحُ، فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ، حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَيَقُولُ: أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ، اخْرُجِي إِلَى سَخَطٍ مِنَ اللّٰهِ وَغَضَبٍ». قَالَ: «فَتُفَرَّقُ فِي جَسَدِهِ، فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّودُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُولِ، فَيَأْخُذُهَا، فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَجْعَلُوهَا فِي تِلْكَ الْمُسُوحِ، وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ وُجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ، فَيَصْعَدُونَ بِهَا، فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا عَلَى مَلَاءٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، إِلَّا قَالُوا: مَا هٰذَا الرُّوحُ الْخَبِيثُ؟ فَيَقُولُونَ: فُلَانُ بْنُ

فُلَانٍ بِأَقْبَحِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ يُسَمَّى بِهَا فِي الدُّنْيَا، حَتَّى يُنْتَهَى بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيُسْتَفْتَحُ لَهُ، فَلَا يُفْتَحُ لَهُ»، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ﴾ [الاعراف۷:۴۰] فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: «اكْتُبُوا كِتَابَهُ فِي سِجِّينٍ فِي الْأَرْضِ السُّفْلَى، [وَأَعِيدُوهُ إِلَى الْأَرْضِ، فَإِنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ، وَفِيهَا أُعِيدُهُمْ، وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرَى» قَالَ[13]] «فَتُطْرَحُ رُوحُهُ طَرْحًا»[14]. ثُمَّ قَرَأَ [رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ[15]]: ﴿وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ﴾ [الحج۲۲:۳۱] «[وَيُعَادُ إِلَى الْأَرْضِ،[16]] فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ، وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ [شَدِيدَا الِانْتِهَارِ فَيَنْتَهِرَانِهِ[17]] فَيُجْلِسَانِهِ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي، فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ، فَافْرِشُوا لَهُ مِنَ النَّارِ، [وَأَلْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ،[18]] وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ، فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا، وَسَمُومِهَا، وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ، وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ قَبِيحُ الْوَجْهِ، قَبِيحُ الثِّيَابِ، مُنْتِنُ الرِّيحِ، فَيَقُولُ: أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُوءُكَ، هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ، فَيَقُولُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالشَّرِّ، فَيَقُولُ: أَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيثُ،[19] [وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُكَ إِلَّا كُنْتَ بَطِيئًا عَنْ طَاعَةِ اللّٰهِ

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

سَرِيعًا إِلَى مَعْصِيَةِ اللهِ[20]] فَيَقُولُ: رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ، [رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ[21]]».

اِنھی براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم انصار کے ایک شخص کے جنازے میں شرکت کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور اُس کی قبر کے پاس پہنچے، جو ابھی کھودی نہیں گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچ کر بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھ گئے۔ (اُس وقت ہم ایسے خاموش تھے)، جیسے ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ آپ نگاہ اُٹھا کر کبھی آسمان کی طرف اور کبھی نیچی کر کے زمین کی طرف دیکھ رہے تھے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی، جس سے آپ زمین کو کرید رہے تھے۔ پھر آپ نے سر اٹھا کر دو یا تین مرتبہ فرمایا: قبر کے عذاب سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔ پھر فرمایا کہ بندۂ مومن جب دنیا کو چھوڑ کر آخرت کی طرف روانہ ہونے لگتا ہے تو آسمان سے اُس کے پاس بہت سے فرشتے آتے ہیں، روشن چہرے والے، گویا چمکتا ہوا سورج ہیں۔ اُن کے پاس جنت کا ایک کفن اور وہاں کی ایک خوشبو ہوتی ہے، وہ اُس کے سامنے تاحد نگاہ بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر موت کا فرشتہ آکر اُس کے سرہانے بیٹھ کر کہتا ہے: اے مطمئن اور پاکیزہ نفس، اپنے رب کی مغفرت اور اُس کی خوشنودی کی طرف باہر نکل آ۔ فرمایا کہ پھر اُس کی روح اِس طرح نکلتی ہے، جیسے مشکیزے کے منہ سے پانی کا قطرہ بہتا ہے، چنانچہ ملک الموت اُسے لیتا ہے اور پھر اگلے ہی لمحے دوسرے فرشتے اُس سے یہ روح لے کر وہی خوشبو اُسے لگاتے اور وہی کفن اُسے پہنا دیتے ہیں۔ پھر اُس سے مشک کی ایسی خوشبو پھیلتی ہے جیسے بہترین مشک کا ایک خوشگوار جھونکا زمین پر محسوس ہونے لگا ہو۔ فرمایا کہ پھر فرشتے اُس روح کو لے کر اوپر چلے جاتے ہیں اور فرشتوں کے جس گروہ پر بھی اُن کا گزر ہوتا ہے، وہ اُن سے پوچھتا ہے: یہ پاکیزہ روح کس کی ہے؟ یہ جواب میں فلاں بن فلاں کہہ کر اُس کا وہ بہترین نام بتاتے ہیں جس سے دنیا میں لوگ اُسے پکارتے تھے، یہاں تک کہ یہ اُس روح کو لے کر آسمان دنیا تک پہنچ

جاتے اور اُس کے لیے وہاں کے دروازے کھٹکھٹاتے ہیں تو اِن کے لیے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور پھر ہر آسمان کے قریبی فرشتے اُس کو لے کر اگلے آسمان تک پہنچاتے ہیں، یہاں تک کہ اُس کو ساتویں آسمان تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے کا نامۂ اعمال علیین میں لکھ کر محفوظ کر دو اور اِسے واپس زمین کی طرف لے جاؤ، اِس لیے کہ میں نے اپنے بندوں کو زمین کی مٹی ہی سے پیدا کیا ہے، اِسی میں اِن کو لوٹاؤں گا اور اِسی سے ایک مرتبہ پھر نکالوں گا۔ چنانچہ اُس کو زمین کی طرف واپس بھیج دیا جاتا ہے۔ پھر اُس کی روح اُس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے[1]، پھر دو فرشتے اُس کے پاس آتے ہیں جو اُس کو بٹھا کر پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب میں کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے۔ پھر وہ اُس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے۔ پھر وہ اُس سے پوچھتے ہیں کہ یہ کون شخص ہے جو تمھاری طرف بھیجا گیا تھا؟ وہ جواب دیتا ہے: یہ اللہ کے رسول ہیں۔ وہ اُس سے پوچھتے ہیں کہ (اِن کے بارے میں) تم کیا جانتے ہو؟ وہ جواب میں کہتا ہے: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے تھے، چنانچہ میں اِن پر ایمان لایا اور اِن کی تصدیق کی تھی[2]۔ پھر وہ اُس سے کہتے ہیں کہ تمھارا علم کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب پڑھی ہے، اُس پر ایمان لایا ہوں اور اُس کی تصدیق کی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہی بات ہے جو اللہ تعالیٰ کے ارشاد: '﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾'، ''ایمان والوں کو اللہ اِسی محکم بات سے دنیا اور آخرت، (دونوں) کی زندگی میں ثبات عطا فرمائے گا'' (ابراہیم ۱۴: ۲۷) میں بیان ہوئی ہے۔ فرمایا کہ اِس کے بعد آسمان سے ایک منادی پکارتا ہے کہ میرے بندے نے بالکل سچ کہا ہے، اِس کے لیے جنت کا بستر بچھا دو، اِسے جنت کا لباس پہناؤ اور اِس کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھول دو۔ چنانچہ اُسے جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں آنا شروع ہو جاتی ہیں اور اُس کی قبر کو تاحد نگاہ وسیع کر دیا جاتا ہے اور اُس کے پاس ایک خوب صورت آدمی، خوب صورت لباس میں اور خوشبو میں مہکتا ہوا آتا ہے اور اُس سے کہتا ہے کہ تمھیں یہ خوش خبری مبارک ہو، یہ وہی دن ہے

جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ اُس سے پوچھتا ہے: اللہ تم پر رحم فرمائے، تم کون ہو؟ تمھارا تو چہرہ ہی خیر کا پیغام بر ہے۔ وہ جواب دیتا ہے کہ میں تمھارا نیک عمل ہوں، بخدا میں جانتا ہوں کہ تم ہمیشہ اللہ کی فرماں برداری میں چست اور اُس کی نافرمانی میں سست رہے ہو، لہٰذا اب اللہ تمھیں اِس کی بہترین جزا دے گا۔ پھر وہ مردہ تین مرتبہ پکارتا ہے کہ اے میرے رب، (جلد) قیامت قائم فرما تا کہ میں اپنے اہل خانہ اور اپنے مال کی طرف[۳۱] لوٹ جاؤں۔ فرمایا کہ (اِس کے برخلاف) جب کافر دنیا کو چھوڑتا اور آخرت کی طرف روانہ ہونے لگتا ہے تو اُس کے پاس بھی آسمان سے بہت سے فرشتے آتے ہیں، سیاہ چہرے والے، جن کے پاس ٹاٹ کے کپڑے ہوتے ہیں، وہ اُس کے سامنے تاحد نگاہ بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر موت کا فرشتہ آ کر اُس کے سرہانے بیٹھ کر کہتا ہے: اے ناپاک نفس، اللہ کی ناراضی اور اُس کے غصے کی طرف باہر نکل آ۔ یہ سن کر اُس کی روح جسم میں منتشر ہونے لگتی ہے، لیکن ملک الموت اُس کو جسم سے اِس طرح کھینچ لیتا ہے، جیسے گیلی اون سے سیخ کو کھینچا جاتا ہے۔ سو وہ اُس کو لیتا ہے اور اگلے ہی لمحے دوسرے فرشتے اُس سے یہ روح لے کر اُنھی ٹاٹ کے کپڑوں میں اُس کو ڈال دیتے ہیں۔ اُس وقت اُس سے ایسی بو اُٹھتی ہے، گویا روے زمین پر پایا جانے والا سڑے ہوئے مردار کی بدبو کا بدترین جھونکا ہے۔ پھر وہ فرشتے اُس کو لے کر اوپر چلے جاتے ہیں اور فرشتوں کے جس گروہ پر بھی اُن کا گزر ہوتا ہے، وہ اُن سے پوچھتا ہے کہ یہ ناپاک روح کس کی ہے؟ یہ جواب میں فلاں بن فلاں کہہ کر اُس کا وہ بدترین نام بتاتے ہیں جس سے دنیا میں اُس کو پکارا جاتا تھا، یہاں تک کہ یہ اُس روح کو لے کر آسمان دنیا تک پہنچتے ہیں، وہاں اُس کے لیے دروازہ کھٹکھٹایا جاتا ہے، لیکن وہ اُس کے لیے نہیں کھولا جاتا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ: '﴿لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ﴾'، ''اُن کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوں گے، جب تک اونٹ سوئی کے ناکے سے نہ گزر جائے'' (الاعراف ۷: ۴۰)۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اِس کے اعمال نامے کو سجین میں لکھ کر

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

نچلی زمین میں محفوظ کر دو اور اِس کو واپس اِسی زمین کی طرف لے جاؤ، اِس لیے کہ میں نے اپنے بندوں کو زمین کی مٹی ہی سے پیدا کیا ہے، اِسی میں اِن کو لوٹاؤں گا اور اِسی سے ایک مرتبہ پھر نکالوں گا۔ فرمایا کہ اُس کی روح کو اوپر ہی سے پھینک دیا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی: '﴿وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ﴾'، ''اور (یاد رکھو کہ) جو اللہ کے شریک ٹھیراتا ہے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا ہے۔ اب پرندے اُس کو اچک لے جائیں گے یا ہوا اُس کو کسی دور دراز جگہ پر لے جا کر پھینک دے گی'' (الحج ۲۲: ۳۱)۔ (فرمایا): وہ زمین کی طرف واپس بھیج دیا جاتا ہے۔ پھر اُس کی روح اُس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے۔ پھر سخت جھڑکنے والے دو فرشتے اُس کے پاس آتے ہیں اور اُس کو جھڑک کر بٹھاتے اور اُس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: ہائے افسوس، میں کچھ نہیں جانتا۔ وہ اُس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے افسوس، مجھے کچھ علم نہیں ہے۔ وہ پوچھتے ہیں کہ یہ کون شخص تھا جو تمھاری طرف بھیجا گیا تھا؟ وہ جواب دیتا ہے: ہائے افسوس، مجھے کچھ نہیں معلوم۔ پھر آسمان سے ایک منادی پکارتا ہے کہ اِس نے جھوٹ بولا ہے، لہٰذا اِس کے لیے آگ کا بستر بچھاؤ، اِس کو آگ کا لباس پہناؤ اور جہنم کا ایک دروازہ اِس کے لیے کھول دو۔ چنانچہ پھر اُس کو دوزخ کی گرمی اور اُس کی لو پہنچنے لگتی ہے اور قبر کو اُس پر اتنا تنگ کر دیا جاتا ہے کہ اُس کی پسلیاں تک ایک دوسرے میں داخل ہو جاتی ہیں۔ اِس کے بعد ایک بد صورت آدمی بد نما کپڑوں اور بدبودار حالت میں اُس کے پاس آکر اُس سے کہتا ہے کہ تجھے یہ بری خبر مبارک ہو۔ یہ وہی دن ہے جس کی تجھے وعید سنائی گئی تھی۔ وہ اُس سے پوچھتا ہے: تم کون ہو؟ تمھارا تو چہرہ ہی شر کا پتا دے رہا ہے۔ وہ جواب دیتا ہے کہ میں تمھارا برا عمل ہوں، بخدا میں جانتا ہوں کہ تم ہمیشہ اللہ کی فرماں برداری میں سست اور اُس کی نافرمانی میں چست رہے ہو۔ پھر وہ مرنے والا کہتا ہے کہ پروردگار، قیامت قائم نہ کرنا، قیامت قائم نہ کرنا۔

ا۔ یعنی اُس جسم میں، جس کے ساتھ وہ قیامت کے دن اٹھے گا اور اُس کا یہ جسم وہاں دوسروں کے لیے بھی

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

مرئی ہو جائے گا۔ بالبداہت واضح ہے کہ اِس سے وہ جسم ہر گز مراد نہیں ہے، جسے لوگ سپر دخاک کر دیتے یا جلا کر راکھ بنا دیتے ہیں۔ قبر میں روح و جسم کے تعلق کے بارے میں جتنے مباحث ہمارے ہاں پیدا ہوئے ہیں، وہ اِسی غلط فہمی سے پیدا ہوئے ہیں۔ قرآن نے کئی مقامات پر اِس دوسرے جسم کی صراحت فرمائی ہے، لیکن اُس کا ذکر چونکہ احوال قیامت کے ذیل میں ہوا ہے، اِس لیے لوگ اِس طرف متوجہ نہیں ہوئے کہ اُس کی ابتدا برزخ ہی سے ہو جائے گی اور مرنے والے اُسی کے ساتھ قیامت میں اپنی قبروں سے نکل کر اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہوں گے۔ اِس وقت یہ جسم اور اِس کے حاملین اِسی زمین میں ہیں، مگر ہمارے لیے اُسی طرح نظروں سے اوجھل ہیں، جس طرح فرشتے اور جنات اپنے اجسام کے ساتھ نظروں سے اوجھل ہیں۔ تاہم معلوم ہے کہ پیغمبروں کے سامنے وہ اپنے اصلی جسم میں اور کبھی انسانوں کی صورت میں متمثل ہو کر نمایاں بھی ہوتے رہے ہیں۔ بنی آدم کے معاملے میں یہ ظہور و خفا کس طرح ہو گا اور اُن کا یہ جسم اگر مٹی سے بنا ہے تو اُس میں یہ خاصیت کس طرح پیدا ہو جائے گی، اِس کی حقیقت ہم نہیں جانتے، لیکن اتنی بات ہر شخص کو معلوم ہے کہ یہ ہر گز مستبعد نہیں ہے، اِس لیے کہ ایٹم کی سطح پر تو یہ مٹی اِس وقت بھی غیر مرئی ہی ہے۔

۲۔ اِس سے معلوم ہوا کہ براء بن عازب کی یہ مفصل روایت بھی اُنھی لوگوں کے بارے میں ہے، جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے براہ راست اتمام حجت کیا اور وہ آپ کے مومن یا کافر ہو کر اِس دنیا سے رخصت ہوئے۔

۳۔ یعنی اُس مال و منال کی طرف جو مجھے ابدی زندگی میں رہنے بسنے کے لیے دیا جائے گا۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً مسند احمد، رقم ۱۸۵۳۴ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا براء بن عازب رضی اللہ عنہ ہیں۔ اِس کے متابعات اِن مراجع میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: الزہد والرقائق، ابن مبارک، رقم ۱۲۱۹۔ مسند طیالسی، رقم ۷۸۹۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۰۵۹، ۱۲۰۶۰۔ الرد علی الجہمیہ، ابوسعید دارمی، رقم ۱۱۰۔ سنن ابی داؤد، رقم ۴۷۵۳، ۴۷۵۴۔ السنۃ، عبد اللہ بن احمد، رقم ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰۔ مسند رویانی، رقم ۳۹۲۔ تفسیر ابن ابی حاتم، رقم ۷۴۱۷، ۸۴۹۲۔ الشریعۃ، آجری، رقم ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶۔ الایمان، ابن مندہ، رقم ۱۰۶۴۔ مستدرک حاکم، رقم ۱۰۷۔ شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ، لالکائی، رقم ۲۱۴۰۔ اثبات عذاب القبر،

بیہقی، رقم ۲۰، ۲۱، ۴۴۔

۲۔ الزہد والرقائق، ابن مبارک، رقم ۱۲۱۹۔

۳۔ مسند طیالسی، رقم ۷۸۹۔

۴۔ الزہد والرقائق، ابن مبارک، رقم ۱۲۱۹۔

۵۔ مسند طیالسی، رقم ۷۸۹۔

۶۔ مسند طیالسی، رقم ۷۸۹۔

۷۔ مسند طیالسی، رقم ۷۸۹۔

۸۔ السنۃ، عبد اللہ بن احمد، رقم ۱۴۳۸۔

۹۔ مسند رویانی، رقم ۳۹۲۔

۱۰۔ مسند طیالسی، رقم ۷۸۹۔

۱۱۔ الزہد والرقائق، ابن مبارک، رقم ۱۲۱۹۔

۱۲۔ بعض طرق، مثلاً مسند رویانی، رقم ۳۹۲ میں یہاں 'کافر' کے بجاے 'فاجر' کا لفظ نقل ہوا ہے۔

۱۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۰۵۹۔

۱۴۔ مسند طیالسی، رقم ۷۸۹ میں یہاں '«فَيُرْمَى بِهِ مِنَ السَّمَاءِ»'، ''پھر اُس کو آسمان سے (زمین کی طرف) پھینک دیا جاتا ہے'' کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

۱۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۰۵۹۔

۱۶۔ مسند طیالسی، رقم ۷۸۹۔

۱۷۔ اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ۲۰۔

۱۸۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۰۵۹۔

۱۹۔ بعض طرق، مثلاً الزہد والرقائق، ابن مبارک، رقم ۱۲۱۹ میں یہاں 'الْخَبِيثُ' کے بجاے 'السَّيِّئُ' کا لفظ آیا ہے۔ معنی کے اعتبار سے یہاں یہ دونوں الفاظ مترادف ہیں۔

۲۰۔ مسند طیالسی، رقم ۷۸۹۔

۲۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۰۵۹۔

[باقی]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com